روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۳۰ سوموار - ۲- محرم - ۱۴۱۵ھ '۱۳- احسان ۷۳ ۱۳ ہش' ۱۳- جون ۱۹۹۴ء

مقبولین کی اکثر دعائیں منظور ہوتی ہیں۔

یہ بالکل سچ ہے کہ مقبولین کی اکثر دعائیں منظور ہوتی ہیں بلکہ بڑا معجزہ ان کا استجابت دعا ہی ہے۔ جب ان کے دلوں میں کسی مصیبت کے وقت شدت سے بے قراری ہوتی ہے۔ اور اس شدید بیقراری کی حالت میں وہ اپنے خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں تو خدا ان کی سنتا ہے۔ اور اس وقت ان کا ہاتھ گویا خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ خدا ایک مخفی خزانہ کی طرح ہے کامل مقبولوں کے ذریعہ سے وہ اپنا چہرہ دکھلاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اعلیٰ درجے کی خوشی خدا میں ملتی ہے۔ جس سے پرے کوئی خوشی نہیں ہے۔ جنت پوشیدہ کو کہتے ہیں اور جنت کو جنت اس لئے کہتے ہیں کہ وہ نعمتوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔ اصل جنت خدا ہے۔ جس کی طرف تردد منسوب ہی نہیں ہوتا۔ اس لئے بہشت کے اعظم ترین انعامات میں (اللہ کی رضا سب سے بڑی چیز ہے) ہی رکھا ہے۔ انسان انسان کی حیثیت سے کسی نہ کسی دکھ اور تردد میں ہوتا ہے' مگر جس قدر قرب الٰہی حاصل کرتا جاتا ہے اور (اللہ تعالیٰ کی صفات کے رنگ میں رنگین ہو جاؤ) سے رنگین ہوتا جاتا ہے' اسی قدر اصل سکھ اور آرام پاتا ہے' جس قدر قرب الٰہی ہوگا۔ لازمی طور پر اسی قدر خدا کی نعمتوں سے حصہ لے گا اور رفع کے معنے اسی پر دلالت کرتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص ۳۹۶)

نکاح کی اصل غرض تقویٰ ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

آنحضرت ﷺ نے نکاح کی اصل غرض تقویٰ بیان فرمائی۔ دیندار ماں باپ کی اولاد ہو' دیندار ہو پس تقویٰ کرو اور رحم کے فرائض کو پورا کرو۔ میں تمہارے لئے نصیحتیں کرتا ہوں یہ تعلق بڑی ذمہ داری کا تعلق ہے میں نے دیکھا ہے کہ بہت سے نکاح جو اغراض خبیثہ پر ہوتے ہیں۔ ان سے جو اولاد ہوتی ہے وہ ایسی نہیں ہوتی جو اس کی روح اور زندگی کو بہشت کر کے دکھائے۔ ان ساری خوشیوں کے حصول کی جڑ تقویٰ ہے۔ اور تقویٰ کے حصول کے لئے یہ گر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رقیب ہونے پر ایمان لاؤ۔ چنانچہ فرمایا۔ (اللہ تعالیٰ تم پر رقیب یعنی نگران ہے)۔ جب تم یہ یاد رکھو گے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے حال کا نگران ہے تو ہر قسم کی بے حیائی اور بدکاری کی راہ سے جو تقویٰ سے دور پھینک دیتی ہے بچو گے۔

دوسری آیت یہ ہے (اے ایمان دار و اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف سیدھی بات کیا کرو) اس میں بھی اللہ تعالیٰ تقویٰ کی ہدایت فرماتا ہے اور ساتھ ہی یہ حکم دیتا ہے کہ پکی باتیں کہو۔ انسان کی زبان بھی ایک عجیب چیز ہے جو گاہے (ایمان دار) اور گاہے کافر بنا دیتی ہے۔ معتبر بھی بنا دیتی ہے اور بے اعتبار بھی کر دیتی ہے۔ اس لئے حکم ہے کہ اپنے قول کو مضبوطی سے نکالو۔ خصوصاً نکاحوں کے معاملہ میں۔ اس معاملہ میں پوری سوچ بچار اور استخاروں سے کام لو اور پھر مضبوطی سے اسے عمل میں لاؤ۔ جب تم پوری کوشش کرو گے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا (-) تمہارے سارے کام اصلاح پذیر ہو جائیں گے تمہاری غلطی کو جناب الٰہی معاف کر دیں گے کیونکہ جب تقویٰ ہو تو اعمال کی اصلاح کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ ہو جاتا ہے۔

(از خطبہ نکاح ۱۷- فروری ۱۹۰۸ء)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

○ مورخہ ۱۵- جون تا ۲۴- جون عشرہ تعلیم منائیں اسی دوران اطفال کو سالانہ مرکزی امتحانات کی تیاری کرائیں اور ۲۴- جون کو سب اطفال سے پرچہ حل کروائیں۔

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ پاکستان)

وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی ہے اور خدا تک پہنچاتی اور فرشتوں سے بھی صدق اور ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے وہ یقین ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کیلئے دعا کی درخواست

○ مکرمہ حمیدہ بشیر احمد صاحبہ کراچی سے لکھتی ہیں۔

برادر محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب لندن میں علیل ہیں ان کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی۔ احباب کرام سے محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

۱۔ جماعت کے ایسے ذہین' ہونہار' دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان جنہوں نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے اور وہ وقف اولاد کی تحریک میں شامل ہیں یا اب وقف کرنا چاہتے ہیں اور اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی خواہش رکھتے ہیں وہ مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی وساطت سے درخواست وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ضروری کارروائی مکمل کی جاسکے۔ درخواست پر والد / سرپرست کے دستخط بھی ضروری ہیں۔

۲۔ قرآن کریم ناظرہ صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

۳۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ انٹرویو کے لئے معین تاریخ کا اعلان عنقریب روزنامہ اخبار الفضل میں کر دیا جائے گا۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ فیصد نمبر) ہے اور عمر سترہ سال سے زائد نہ ہو۔

نوٹ۔ اگر دفتر وکالت دیوان سے پہلے خط و کتابت ہے تو اس کا حوالہ ضرور دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۳- احسان ۱۳۷۳ ہش — ۱۳- جون ۱۹۹۴ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

○ دنیا میں انسان مال سے زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرویاء میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا (حقیقی نیکی کو ہرگز نہیں پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے) کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے اور ابنائے جنس اور مخلوق خدا کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے۔ دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے اور اس آیت (حقیقی نیکی کو ہرگز نہیں پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے) میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔

○ تمہاری زندگی خدا ہی کی راہ میں وقف ہو۔ (صاحب ایمان) کو لازم ہے کہ اس وقت تک عبادت سے نہ تھکے اور سست نہ ہو۔ جب تک یہ جھوٹی زندگی بھسم نہ ہو جاوے اور اس کی جگہ نئی زندگی جو ابدی اور راحت بخش زندگی ہے، اس کا سلسلہ شروع نہ ہو جاوے اور جب تک اس عارضی حیات دنیا کی سوزش اور جلن دور ہو کر ایمان میں ایک لذت اور روح میں ایک سکینت اور استراحت پیدا نہ ہو۔ یقیناً سمجھو کہ جب تک انسان اس حالت تک نہ پہنچے۔ ایمان کامل اور ٹھیک نہیں ہوتا۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ تو عبادت کرتا رہ جب تک کہ تجھے یقین کامل کا مرتبہ حاصل نہ ہو اور تمام حجاب اور ظلماتی پردے دور ہو کر یہ سمجھ میں نہ آجاوے کہ اب میں وہ نہیں ہوں جو پہلے تھے، بلکہ اب تو نیا ملک، نئی زمین، نیا آسمان ہے اور میں بھی کوئی نئی مخلوق ہوں۔ یہ حیات ثانی وہی ہے جس کو صوفی بقاء کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

○ مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں۔ کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے نکالے جائیں گے۔ مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے۔ اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے۔

○ یہ تو ہر ایک قوم کا دعویٰ ہے کہ بہتیرے ہم میں سے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں۔ مگر ثبوت طلب یہ بات ہے کہ خدا تعالیٰ ان سے محبت رکھتا ہے یا نہیں؟ اور خدا تعالیٰ کی محبت یہ ہے کہ پہلے تو ان دلوں سے پردہ اٹھا دے، جس پردہ کی وجہ سے اچھی طرح انسان خدا تعالیٰ کے وجود پر یقین نہیں رکھتا اور ایک دھندلی سی اور تاریک معرفت کے ساتھ اس کے وجود کا قائل ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات امتحان کے وقت اس کے وجود سے ہی انکار کر بیٹھتا ہے اور یہ پردہ اٹھایا جانا بجز مکالمہ الٰہیہ کے اور کسی صورت میں میسر نہیں آسکتا۔ پس انسان حقیقی معرفت کے چشمہ میں اس دن غوطہ مارتا ہے۔ جس دن خدا تعالیٰ اس کو مخاطب کر کے انا الموجود کی اس کو خود بشارت دیتا ہے۔ تب انسان کی معرفت صرف اپنے قیاسی ڈھکوسلہ یا محض منقولی خیالات تک محدود نہیں رہتی، بلکہ خدا تعالیٰ سے ایسا قرب ہو جاتا ہے کہ گویا اس کو دیکھتا ہے اور یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ خدا تعالیٰ پر کامل ایمان اسی دن اس کو نصیب ہوتا ہے کہ جب اللہ جل شانہ اپنے وجود سے آپ خبر دیتا ہے۔

زمانے بھر کو دیتی ہے یہ پیغام
مجھے کیا کس طرح کرتی ہے یہ کام
دشیں پہلے بھی تھیں لیکن یہ ڈش تو
خدا کا ہے یہ خاص الخاص انعام

ابوالاقبال

○

دنیا سرائے ہے یہاں رہوے ہے جو بھی آئے کر
آخر کو اس جانا پڑے چارہ نہیں رِبن جائے کر

کس سوچ میں ہے تو میاں کر لے جو کرنا ہے یہاں
چڑیاں جو چگ لیں کھیتیاں تو کاہلے پچھتائے کر

چمناں پہ جو ڈالی نگاہ ہر گل دیا فہم فنا
ڈالی پہ جو پھوٹا، کھلا اور رہ گیا مرجھائے کر

ہر پھول کا دکھ ہو بڑا، پر اس کا تو ہووے رسوا
جو وقت سے پہلے ہی یاں رہ جائے ہے کملائے کر

وہ جو کرے اچھا کرے، کیا خوف کیسے وسوسے
ہونا ہے جو سو ہو رہے پھر ہوئے کیا گھبرائے کر

اس کا عجب دستور ہے، اب پاس ہے، اب دور ہے
پردے میں جا مستور ہے جلوہ ذرا دکھلائے کر

اس سے ملاقاتیں ہوئیں، نہ دید نہ باتاں ہوئیں
پر کچھ تو ڈھارس ہو گئی اس کی گلی میں جائے کر

اس کی عنایت ہے بڑی مجھ پہ سدا رحمت کری
خطرہ جو آیا ٹل گیا سر پر میرے منڈلائے کر

چارہ گراں کرتے بھی کیا؟ میرا مسیحا آگیا
تسکیں کا پھاہا رکھدیا زخماں مرے سہلائے کر

سمجھا تھا ہم یار میں اس بن نہ ہوئے گا کوئی
دیکھا مجھے جو غیر نے تو رہ گیا بل کھائے کر

اوروں کا ہر عیب و ہنر ہر دم رہا پیشِ نظر
شیشہ جو دیکھا غور کر نظریں جھکیں شرمائے کر

یہ سوچ، یہ فکر و نظر ان پہ سدا قابو رہے
ہے نفس بھی سرکش بڑا راکھو اسے سمجھائے کر

زخموں پر مرہم لگ گیا، سب درد دل کا بھگ گیا
دلدار نے دیکھا مجھے جب بھی ذرا مسکائے کر

خسرو میاں کا قول یہ جی کو میرے خوش آگیا
"تجھ دوستی بسیار ہے اک شب ملو تو آئے کر"

کیا ہے رقیباں جو میری راہوں میں کانٹے بو دئے
میری جزا تو مل گئی اس یار کا کہلائے کر

چھوٹا سا یہ فتنہ مجھے پل کو بھی دم لینے نہ دے
پہلو سے نکلا جائے ہے زِچ آرہی بہلائے کر

جگ کی ملونی سے تیرا دل کسقدر میلا ہوا
آنکھوں کے پانی سے اسے ٹک صاف کر نہلائے کر

صاجزادی امتہ القدوس

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :

زِبذلِ مال درراہش کسے مفلس نے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

اس کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کوئی مفلس نہیں ہو جایا کرتا اگر ہمت پیدا ہو جائے تو خدا خود ہی مددگار بن جاتا ہے۔

دوروزہ عمرِ خود درکارِ دیں کوشید اے یاراں
کہ آخر ساعتِ رحلت بصد حسرت شود پیدا

اے دوستو! اپنی عمر کے دو دن دین کے کام میں گذارو کہ آخر کار مرنے کی گھڑی سینکڑوں حسرتیں لے کر آجائے گی۔

امیدِ دیں رواگرداں امیدِ تُو روا گردد
زِصد نو میدی و یاس و الم رحمت شود پیدا

تو دین کی امید پوری کر۔ تاکہ تیری امیدیں پوری ہوں سینکڑوں ناامیدیوں یاس اور غم کے بعد رحمت پیدا ہو جائے گی۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ ہر وہ شخص جو خدا کی راہ میں مال خرچ کرتا ہے اسے یہ جان لینا چاہئے کہ اس طرح مال خرچ کرنے سے کوئی مفلس نہیں ہو جایا کرتا یہ بات مال خرچ کرنے والوں کے لئے نہایت ضروری ہے کہ انہیں اس بات کا یقین ہو کہ ان کا مال ضائع بھی نہیں جائے گا اور مال کے خرچ کرنے سے وہ ایسے غریب اور مفلوک الحال بھی نہیں ہو جائیں گے کہ ان کی اپنی زندگی اجیرن ہو جائے۔ جب انسان کو اس بات کا یقین ہو جائے کہ مال خرچ کرنے سے انسان غریب اور نادار نہیں ہو جاتا تو وہ یقیناً مال خرچ کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اگر انسان ہمت کرے اور دین کی خدمت میں لگ جائے اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانی کرتا رہے تو خدا تعالیٰ اس کے حالات دیکھ کر خود اس کا مددگار ہو جاتا ہے اور جس شخص کا مددگار خدا ہو جائے اسے اور کیا چاہئے اس ساری دنیا میں کوئی ایسی مدد نہیں کر سکتا جیسی خدا تعالیٰ کی طرف سے انسان کو ملتی ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ دین کے لئے کوشش کرنی چاہئے اس کی خدمت میں اپنا وقت صرف کرنا چاہئے۔ کیونکہ آخر یہ زندگی ہے ہی کتنی جیسے کہتے ہیں کہ یہ تو دو دن کی زندگی ہے۔ یہ دو دن اگر دین کے کام میں گذاریں تو جب انسان اس دنیا سے رخصت ہونے لگے گا اس وقت اس کے دل میں کوئی حسرت نہ ہو گی۔ جو شخص یہ سمجھ لے کہ دین کی خدمت ایک اہم عمل ہے تو وہ اپنی زندگی کے ہر لمحے کو اسی کوشش میں صرف کرے گا کہ کوئی دین کا کام کر سکے۔ اگر اب انسان نہ کرے تو یقیناً اس کے آخری وقت میں یعنی جب اس کی موت کا وقت آئے تو اسے دنیا داری کی بے شمار حسرتیں ہوں گی انسان اگر اس دنیا میں دین کی خدمت کر کے تسلی نہ پا رہا ہو تو اس کی زندگی دنیا داری میں اس طرح گذرتی ہے کہ قدم قدم پر رنج اور غم اس کے سامنے آتے ہیں اور مرتے وقت اسے یہی خیال رہتا ہے کہ میں یہ بھی حاصل نہ کر سکا اور میں وہ بھی حاصل نہ کر سکا مجھے ابھی یہ بھی کام کرنا تھا اور مجھے ابھی وہ بھی کام کرنا تھا۔ گویا کہ اس کی موت حسرت کی موت ہوتی ہے۔ لیکن اگر انسان خدا کے دین کی مدد میں اپنے آپ کو مصروف کر لے تو ہر وہ بات جس کی وہ امید کرے گا۔ اللہ تعالیٰ از خود اسے پوری کر دے گا۔ بے شک اس سے پہلے اسے بے شمار ناامیدیوں کا سامنا ہو اس نے یاس اور غم کے دن دیکھے ہوں لیکن اللہ تعالیٰ اس کے لئے رحمت کے سامان پیدا کر دے گا اور اس کی زندگی تسکین بخش لمحات سے پر ہو جائے گی۔ اے خدا تو ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم دین کی خاطر اپنی ہر چیز قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہیں ہمیں اپنے مال سے کبھی ایسی محبت نہ ہو کہ ہم دین کے کاموں میں اسے خرچ کرنے سے گریز کریں اور اگر خرچ کر ہی لیں تو دل میں انقباض پیدا نہ ہو۔ اے خدا تو ہمیں حقیقی معنوں میں اس بات کی توفیق عطا فرما کہ ہم اپنا مال۔ اپنی جان اور اپنی عزت دین کے لئے قربان کرنے پر ہمہ وقت تیار رہیں اے خدا تو ایسا ہی کر۔

خدا تعالیٰ کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو۔ اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محمد محمود طاہر- ایم اے (ابلاغیات)

تاریخ احمدیت - لاہور

زندہ دلان پاکستان کا شہر لاہور جو کہ خود بھی پاکستان کا دل کہلاتا ہے تاریخی لحاظ سے برصغیر کا ایک اہم شہر ہے۔ مغلیہ دور حکومت نے یہاں پر اپنی کئی یادگار چھوڑی ہیں جن میں بادشاہی مسجد' شاہی قلعہ' جہانگیر کا مقبرہ وغیرہ۔ یہ شہر کئی حکومتوں کا دار الخلافہ رہا ہے اور آج کل صوبہ پنجاب کا دار الخلافہ ہے۔ پاکستان میں اس کی اہمیت اس لحاظ سے بھی ہے کہ قرارداد پاکستان ۲۳۔ مارچ ۱۹۴۰ء کو اسی شہر میں پیش کی گئی تھی جہاں اس کی یاد میں مینار پاکستان تعمیر کر دیا گیا ہے۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بھی لاہور شہر کو ایک نمایاں حیثیت ابتدا سے ہی حاصل رہی ہے۔ اس شہر کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علاوہ چاروں ائمہ جماعت احمدیہ کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا ہے۔ اس کی تاریخی اہمیت کے پیش نظر قارئین الفضل کی معلومات میں اضافے کے لئے حضرت بانی جماعت احمدیہ اور لاہور کے بارے میں چند تاریخی جھلکیاں پیش خدمت ہیں۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ متعدد بار لاہور کے سفر کے لئے تشریف لے گئے۔ قیام جماعت سے قبل بھی اور بعد میں بھی لاہور کے سفر اختیار فرمائے اور آپ کی وفات بھی اسی شہر میں ہوئی۔ پہلی بار آپ اپنے والد ماجد کے ہمراہ لاہور تشریف لے گئے۔ ۱۸۵۷ء کے فسادات کے بعد لیفٹیننٹ گورنر پنجاب نے رؤسائے پنجاب کو مع ان کے لڑکوں کے اپنی ملاقات کے لئے بلایا۔ اسی دعوت پر آپ اپنے والد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب اور بھائی مرزا غلام قادر صاحب کے ساتھ لاہور آئے۔ اس سفر میں آپ نے لاہور کے رئیس میاں محمد سلطان صاحب ٹھیکدار کے اس گھر میں قیام فرمایا جو لاہور اسٹیشن کے سامنے معزز مہمانوں کے ٹھہرنے کے لئے بنوایا ہوا تھا۔ یہ محل فروخت ہونے کے بعد برگنزا ہوٹل "Barganza Hotel" کے نام سے مشہور ہوا۔ اب یہ ہوٹل وہاں موجود نہیں ہے بلکہ پلازہ نما ایک نئی عمارت تعمیر ہو چکی ہے جس میں ایک ہوٹل کے علاوہ اور دکانیں بھی ہیں۔

جون ۱۸۷۶ء میں جب آپ کے والد ماجد مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کی وفات کا وقت قریب آیا تو تب بھی آپ لاہور میں ایک زمینداری مقدمہ کی پیروی کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ والد ماجد کی وفات کا الٰہی اشارہ ملنے پر آپ لاہور سے واپس قادیان تشریف لے گئے۔ الغرض قیام جماعت سے قبل آپ متعدد بار لاہور تشریف لاتے رہے اور سیالکوٹ آتے جاتے بھی آپ یقیناً لاہور میں قیام فرماتے رہے۔

دعویٰ اور قیام جماعت کے بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۲۰۔ جنوری ۱۸۹۲ء کو علماء' پیروں' فقیروں اور گدی نشینوں پر اتمام حجت کے لئے لاہور تشریف لائے۔ اس سفر میں آپ نے منشی میران بخش صاحب کی کوٹھی میں قیام فرمایا یہ کوٹھی چونے منڈی میں واقعہ تھی۔ یہاں پر آپ نے ۳۱۔ جنوری ۱۸۹۲ء کو ایک لیکچر دیا۔ لوگوں کی بکثرت آمد اور ہجوم کی وجہ سے آپ منشی میراں بخش صاحب کی کوٹھی سے محبوب رایوں (ہندو کھتریوں کی گوت کے قبیلہ کا نام ہے) کے ایک وسیع اور فراخ مکان میں منتقل ہو گئے یہ مکان جو آپ نے کرایہ پر حاصل کیا سید مٹھا بازار میں تھا۔ اس مکان کے صحن میں ہزاروں لوگ آسکتے تھے اور اس کے علاوہ حضرت میاں چراغ دین صاحب اور حضرت میاں معراج الدین صاحب عمر رئیسان لاہور کے مکانات بھی قریب تھے۔ اسی سفر کے دوران آپ نے اپنی کتاب "آسمانی فیصلہ" کو ایک پبلک میٹنگ میں منشی شمس الدین صاحب جنرل سیکرٹری انجمن حمایت اسلام سے پڑھوایا۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی نومبر ۱۸۹۳ء میں اپنے خسر حضرت میر ناصر نواب صاحب سے ملنے فیروزپور تشریف لے گئے جو وہاں محکمہ انہار میں ملازم تھے۔ ۱۴۔ دسمبر کو وہاں سے واپسی پر لاہور اسٹیشن سے متصل ایک مسجد میں وضو فرما رہے تھے اس موقع پر پنڈت لیکھرام پشاوری جو کہ آریہ سماج کا مشہور لیڈر تھا اور اسلام و بانی اسلام کا شدید دشمن تھا' اس نے حضرت اقدس کو سلام کیا لیکن آپ نے جواب نہ دیا۔ دوسری بار پھر اس نے سلام کیا شاید آپ سنا نہیں مگر پھر بھی حضرت اقدس نے کوئی توجہ نہ دی۔ پنڈت لیکھرام واپس لوٹ گیا تو آپ کے رفقاء میں سے کسی نے عرض کی پنڈت لیکھرام نے سلام عرض کیا تھا شاید آپ نے سنا نہیں ہو گا یہ سنتے ہی بڑی غیرت کے ساتھ آپ نے فرمایا:۔

"اسے شرم نہیں آتی ہمارے آقاؐ کو تو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کرتا ہے۔"

آنحضرت ﷺ کے ساتھ عشق کا یہ واقعہ لاہور سٹیشن سے متصل مسجد میں وضو کے

باقی صفحہ ۶ پر

ترتیب- ابن الشیخ

وہ کون تھا جو سرکاری ملازم ہوتے ہوئے انگریز ڈپٹی کمشنر سے الجھ پڑا

جناب آغا شورش کاشمیری نے ۱۹۴۷ء تک کے قید و بند کے ایام کی خود نوشت داستان "پس دیوار زنداں" ۱۹۷۱ء میں شکوہ کیا ہے کہ جیل خانوں میں مسلمان سرکاری ملازموں کی اکثریت قیدیوں سے احسن سلوک نہیں کرتی تھی۔ غیر ملکی غلامی ان کی فطرت میں رچی ہوئی تھی۔ اور مسلمان نمبردار قیدیوں کا یہ شیوہ تھا کہ وہ حکام کے اشارہ ابرو پر قیدیوں کی پٹائی اور مخبری کرتے تھے جناب شورش کاشمیری کے نزدیک مسلمان انگریز سرکار کے حد درجہ وفادار تھے۔ اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے سرکار کے مخالفین کا قبر تک تعاقب کرتے اور ان پر ستم توڑتے۔ سرکار برطانیہ کی خاطر سرکاری مسلمان اپنے بڑے سے بڑے موقف سے منحرف ہو جاتا۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

انگریزوں کے پروردہ سرکاری مسلمان ہمیشہ سے ہی مسلمانوں کی عزت نفس کے بیوپاری تھے۔ انگریزوں کے ادنیٰ سے اشارے پر مسلمانوں کے بڑے سے بڑے موقف کو چھوڑ جاتے۔ سرکاری ملازمین کا معاملہ ان سے بھی گیا گزار تھا۔ ان میں سے کچھ سچے دل کے بھی تھے۔ مگر انگریز کا سوال آتا تو اس کے کسی اشارے سے سرتابی کا سوچ ہی نہیں سکتے تھے۔

(پس دیوار زنداں صفحہ ۶۰)

انگریزوں نے اپنی اعلیٰ ملازمتوں میں اس قسم کے ہندوستانی اور پاکستانی پیدا کئے تھے جو اس حسرت میں گھلے جاتے تھے کہ کاش وہ کسی انگریز کے جگر گوشے ہوتے۔ ان کے لاشعور میں انگریز ماں باپ کا بیٹا نہ ہونے کی خلش تھی۔ اپنے ہی ملکیوں کے ساتھ ان کا سلوک انتہائی نفرت انگیز رہا۔ وہ کسی کی عزت نہیں کرتے تھے۔

(پس دیوار زنداں صفحہ ۱۰۵)

رہ گئے سرکاری ملازم تو وہ انگریزوں کے منشا کے خلاف کوئی کام کرنا جرم سمجھتے تھے۔

(بوئے گل نالہ دل دود چراغ محفل صفحہ ۱۷۷)

مسلمانوں کے مختلف طبقے مختلف مزاج رکھتے تھے۔ مسلمان حکام سے اسلام کے خلاف ہر غداری کی توقع کی جاسکتی تھی۔

(بوئے گل نالہ دل دود چراغ محفل صفحہ ۱۹۳)

جگ بیتی نما آپ بیتی!

جناب شورش کاشمیری کا کہنا ہے کہ میری کہانی ایک آپ بیتی ہے جو جگ بیتی میں گندھی ہے۔ ان طویل و عمیق اور رفیق و شفیق یادوں کا مجموعہ ہے۔ جو طوق و سلاسل کے آب و گِل میں ڈھلتی رہی ہے۔

شورش منٹگمری جیل سے لاہور جیل میں منتقل ہونے کا ذکر کرتے ہوئے ایک ایسے سرکاری ملازم (جیل سپرنٹنڈنٹ) کا تذکرہ بھی کرتے ہیں جو آپ کے نزدیک سرکاری ملازم ہونے کے باوجود

قیدیوں سے نہایت درجہ شریفانہ سلوک کرتا تھا جس نے اخلاق و شرافت کی حد کردی۔

جو اپنے دینی مؤقف سے سرمو انحراف کرنے کو تیار نہ تھا اور ان امور پر انگریز ڈپٹی کمشنر سے بھی الجھ پڑا اور

جس کی اسلامی محبت کا جیل کے ہر گوشے میں تذکرہ تھا۔ وہ کون تھا؟ وہ کس بات پر ڈپٹی کمشنر سے الجھا۔ آیئے یہ سب کچھ شورش ہی کی زبانی سنتے ہیں۔ جناب شورش لکھتے ہیں:-

۱۹۴۰ء کا زمانہ شروع جنوری کے دن۔ جیل کا چھوٹا دروازہ کھلا اور بند ہو گیا۔ منٹگمری جیل کے دو حصے ہیں۔ ایک سنٹرل جیل دوسرا ڈسٹرکٹ جیل۔ مجھے ڈسٹرکٹ جیل میں رکھا گیا رات کا وقت تھا...... تھوڑے تھوڑے فاصلے پر تالے کھلتے اور بند ہوتے گئے۔ آخر دیواروں سلاخوں اور تالوں کا ایک طویل چکر ختم ہو گیا۔"

کچھ عرصہ بعد شورش کو چھ چکی بھجوا دیا گیا لکھتے ہیں:-

یہ جیل اس جیل میں "کالاپانی" کہلاتی ہے۔ کل چھ کوٹھڑیاں ہیں۔ لیکن جہنم۔ دن بھر یہ کوٹھڑیاں خالی رہتیں اور میں تنہا ہوتا۔ گنتی بند ہونے کے بعد ان میں رات کی رات حوالاتی یا قیدی رکھے جاتے۔ انہیں حکم ہوتا کہ حلق سے آواز بھی نہ نکلے بے چارے دم گھٹ رہتے۔ آواز نکلی نہیں اور پٹے نہیں۔ اس بری طرح مارا جاتا کہ پناہ بخدا۔

منٹگمری جیل کے دن ختم ہو رہے تھے میں "لاہور" کی فکر میں تھا۔ مصیبت کے دن ہمیشہ ہی پہاڑ معلوم ہوتے ہیں اور جب نکل جاتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ جیسے سن سے نکل گئے ہوں۔ آخر عجیب و غریب سی یادیں رہ جاتی ہیں۔ عام قیدیوں سے میل ملاپ ناممکن تھا۔ اگر بھولے سے کوئی اخلاقی قیدی ہم سے بات کرلیتا تو اس کی خیر نہ تھی۔ ہم نے تین سوا تین برس اس طرح کاٹے جیسے اندھے غار میں پڑے ہوں۔

آخر وہ صبح بھی آگئی کہ میں بیڑیاں کھڑکھڑاتا لاہور روانہ ہو گیا۔ منٹگمری جیل کے سیاہ پھاٹکوں نے چڑیل کی طرح گھورا اور بند ہو گئے۔ لاہور سنٹرل جیل پہنچ کر میں نے محسوس کیا کہ دوزخ سے اعراف میں آگیا ہوں۔

از دوزخیاں پرس کہ اعراف بہشت است

میجر حبیب اللہ شاہ لاہور پہنچا تو رات کافی بیت چکی تھی۔ مجھے "ٹیررسٹ وارڈ" میں بھجوا دیا گیا۔ ٹیررسٹ وارڈ خطرناک قیدیوں کے لئے مخصوص تھا۔ یہ لاہور جیل کا سب سے خوبصورت بلاک تھا۔ بھگت سنگھ۔ سکھدیو اور راج گورو کے جن ساتھیوں کو عمر قید ہوئی تھی یہ انہی کے لئے تعمیر ہوا تھا۔ اور انہی کو یہاں رکھا گیا۔ دوسری جنگ عظیم میں یہ خصوصیت بدل گئی۔ بعض دوسرے پولٹیکل قیدی بھی یہاں رہنے لگے۔ عام اخلاقی قیدی اسے "بم احاطہ" بھی کہتے تھے۔ کل بیس کوٹھڑیاں تھیں درمیان میں باورچی خانہ۔ دروازے کے سامنے غسلخانہ۔ دوسری طرف بیت الخلاء اور آخری نکڑ میں مشقت کے لئے بیرک تھی۔ وہاں مشقت تو کیا ہوتی آپس میں گپ بازی کے لئے ڈرائنگ روم کی شکل دے دی گئی تھی۔

وہیں اکھٹے کھانا کھاتے اور ملکی حالات پر تبصرہ کرتے تھے ایک چھوٹا سا باغیچہ بھی تھا جہاں پھل پھول لگے ہوئے تھے دوسری طرف سبزیاں اگی ہوئی ہیں۔ لان میں والی بال یا ٹینس کھیلتے تھے۔ غرض یہ ایک چھوٹا سا بورڈنگ ہاؤس تھا۔ میرے آنے سے مسلمان پانچ ہو گئے۔ پہلے چار میں ایک روزنامہ سیاست کے مالک و مدیر سید حبیب تھے جو حکومت افغانستان کی تحریک پر نظر بند کئے گئے۔ دوسرے ہانگ کانگ سے ایک مسلمان نوجوان چوہدری عبدالستار تھے۔ تیسرے مشہور سوشلسٹ لیڈر یوسف مہر علی۔ چوتھے لاہور کا ایک نوجوان سیفی کاشمیری اور پانچواں اب میں تھا باقی تمام ہندو تھے یا سکھ..... مجھے یہاں تشدد و انتقام کے سبھی مرحلوں سے گزار کرلایا گیا تھا اور اب مجھ پر کوئی سا تجربہ کرنا باقی نہ تھا۔ میجر حبیب اللہ شاہ سپرنٹنڈنٹ جیل تھے)

میجر حبیب اللہ شاہ کا سلوک بہر حال شریفانہ تھا لطف کی بات یہ ہے کہ

وہ پکے قادیانی تھے۔ ان کی ہمشیرہ میرزا بشیرالدین محمود کے عقد میں تھیں قادیان کے ناظر امور عامہ زین العابدین ولی اللہ ان کے بڑے بھائی تھے۔ انہیں یہ بھی علم تھا کہ میں آل انڈیا مجلس احرار کا جنرل سیکرٹری ہوں اور احرار قادیانیوں کے حریف ہیں۔ بلکہ دونوں میں انتہائی عداوت ہے۔ میجر حبیب اللہ شاہ نے اشارۃً بھی اس کا احساس نہ ہونے دیا۔ انہوں نے اخلاق و شرافت کی حد کردی۔ پہلے دن اپنے دفتر میں اس خوش دلی اور کشادہ دلی سے ملے گویا مدت العمر کے آشنا ہیں۔ انہوں نے مجھے بیماروں میں رکھا۔ اور اچھی سے اچھی غذا دینا شروع کی۔ نتیجتہً میری صحت کے بال و پر پیدا ہو گئے۔ اور میں چند ہفتوں میں تندرستی کی راہ پر آگیا۔

وہ بڑے جبور۔ انتہائی حلیم۔ بے حد خلیق اور غایت درجہ کے دیانت دار افسر تھے۔ ان کے پہلو میں یقیناً ایک انسان کا دل تھا۔ ان کی بہت سی خوبیوں نے انہیں سیاسی قیدیوں میں مقبول و محترم بنا دیا تھا"۔

(تلخیص صفحہ ۱۹۰-۲۵۱-۲۵۷-۲۵۸ پس دیوار زنداں)

اذان دینے پر پابندی چوہدری عبدالستار پابند صوم و صلوٰۃ انسان تھے۔ ہر روز صبح سویرے کلام پاک کی تلاوت کرتے۔ ایک دن کسی سکھ یا ٹیررسٹ قیدی کے منہ سے نکل گیا کہ "سویرے ہی سویرے کانوں میں قرآن ٹھونستے ہو" ہم نے احتجاج کیا اور تمام ساتھیوں سے کہدیا کہ اس قسم کے کلمات برداشت نہیں کئے جائیں گے۔ "بیوپار منڈل کے دنوں میں پو پھٹتے ہی "اوم اوم شروع ہو جاتا ہے اور ویدوں کے شلوک پڑھے جاتے ہیں سکھ ہر روز پوجا پاٹ کرتے اور اکٹھے ہو کر "ست سری اکال" پکارتے ہیں۔ اپنے اپنے "عقیدے" اور "دھرم" کا معاملہ ہے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں تو آپ کو "اذان" پر کیا اعتراض ہے۔ میں نے اور چوہدری عبدالستار نے طے کیا کہ ہر صبح اذان دے کر نماز پڑھا کریں۔ اذان دی تو دیش بھگتوں کو حیرانی ہوئی۔ سرگوشیاں ہونے لگیں۔ ایک نے کہا کہ یہ اذان بھی خوب رہی۔ دوسرے نے کہا یہاں مسجد تھوڑی ہے۔ تیسرے نے کہا انہیں کیسے کہا جائے۔ چوتھے نے کہا آب و ہوا فرقہ وارانہ ہو گئی ہے آج تک ایسا نہیں ہوا تھا۔ ہمارا وارڈ ان چیزوں سے پاک تھا غرض جتنے منہ اتنی باتیں۔ ایک دوست درمیان میں آگیا میں نے اس سے کہا جو لوگ ہماری اذان برداشت نہیں کر سکتے جس میں صرف اللہ کی بڑائی کا اقرار و اعلان ہے وہ ہمیں بطور مسلمان کیوں برداشت کریں گے۔

پھر یہاں جیل میں ان کے اندرونی جذبات کا یہ حال ہے آزاد ہندوستان میں ان کا کیا حال ہو گا۔ آخر متحدہ قومیت کا مطلب کیا ہے؟ خود سپردگی؟ ان لوگوں کو اجازت ہے کہ اپنے دھرم کے مطابق جو چاہیں کریں۔ اپنے تہوار منائیں۔ اپنے رشیوں اور منیوں کا چرچا کریں۔ رامائن پڑھیں۔ سیوا جی سے لے کر مہاراجہ پرتاپ تک تحسین کریں اور ان کے یوم منائیں لیکن ہم نماز پڑھیں اذان دیں اور قرآن کی تلاوت کریں تو انہیں "فرقہ

باقی صفحہ ۵ پر

لجنہ کالم

حضرت امام جماعت الثانی نے جلسہ سالانہ مستورات دسمبر ۱۹۲۸ء کے موقعہ پر فرمایا۔

میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ اس نے مجھے آج بولنے کی توفیق دی ہے۔ بیماری کی وجہ سے اگر میری آواز کسی تک نہ پہنچ سکے تو اٹھ کر چلی نہ جائے ثواب تو نیت پر موقوف ہے اگر آواز سننے کی نیت سے بیٹھے گی تو پہنچ جائے گی۔ ورنہ نیت ہوگی تو ثواب تو مل ہی جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے اجتماع ہوتے ہیں لاکھوں بلکہ کروڑوں آدمی ہر سال مکہ معظمہ میں جاتے ہیں حج کر کے واپس آجاتے ہیں بعض طواف کر کے ہی واپس آ جاتے ہیں حج کا انہیں موقعہ نہیں ملتا۔ مگر باوجود اس کے اللہ تعالیٰ نے حج کو ایک بہت بڑی تقریب قرار دیا ہے وہاں نہ کوئی تقریر ہوتی ہے نہ کوئی لیکچر ہوتا ہے نہ کوئی وعظ ہوتا ہے۔ صرف ایک خطبہ ہوتا ہے۔ جس کو صرف چند سو آدمی سن سکتے ہیں خدا تعالیٰ نے اس تقریب حج کو بہت بڑی عزت دی ہے کئی آدمی باتیں ہی کر کے آجاتے ہیں۔ لیکن اس کو سب عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس کا ادب کرتے ہیں۔ اور وہ حاجی صاحب ہی کہلاتا ہے صرف اس وجہ سے کہ اس نے خدا کی راہ میں سفر اختیار کیا اور خدا کے لئے تکلیفیں اٹھائیں غرض خدا کی راہ میں سفر کرنا ہی ثواب ہے۔ ہر وہ شخص جو پاک ارادے سے اس مقام کو جاتا ہے جہاں خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر ہوا ہو وہ اس کے خاص فضلوں کا وارث ہو کر آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ تو قربانیوں کو دیکھتا ہے۔ اس کو قربانی کا گوشت یا خون نہیں پہنچتا۔ اس کو تو نیت اور ارادہ کی ضرورت ہے۔

پس ہر عمل جو انسان کرتا ہے اس میں نیکی کرتا ہے یا نیکی کی تڑپ رکھتا ہے۔ تقویٰ کرتا ہے۔ اور وہ خدا کی طرف مائل ہوتا ہے وہ ضائع نہیں جاتا۔ ایک آدمی اگر ساری ساری رات نمازیں پڑھتا ہے لیکن ہمسائے کو اس کا کیا فائدہ ہے وہ کیا جانتے ہیں کہ یہ شخص تمام رات نماز پڑھتا ہے۔ ہندوؤں میں ہم نے دیکھا ہے بعض ساری رات جاگتے رہتے ہیں اور بعض تو خوراک چھوڑ کر معمولی ساگ پات پر گزارہ کرتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے لوگ ان کو کافر کہتے ہیں۔

پس یاد رکھو ایمان ایک ایسی چیز ہے جو خدا تعالیٰ کا مقرب بناتی ہے۔ نیک نیت اور ایمان سے اگر یہاں بھی بیٹھو تو قادیان آنا بابرکت ہوگا۔ رسول کریم ﷺ ایک مجلس میں بیٹھے تھے کہ جگہ کم تھی تین آدمی آئے ان میں سے ایک نے جگہ کی تلاش کی اور آنحضرت ﷺ کے قریب بیٹھ گیا۔ دوسرے نے تلاش کی اور درمیان رستے ہی میں بیٹھ گیا۔ تیسرے نے ہجوم دیکھا جگہ نہ تلاش کی۔ واپس لوٹ گیا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا پہلے نے جگہ تلاش کی اور بیٹھ گیا اسے زیادہ اجر ملے گا۔ اور جو درمیان میں بیٹھ رہا۔ اس کے لئے بھی اجر ہے۔ لیکن جو جگہ نہ تلاش کرنے کی وجہ سے چلا گیا۔ اس کو میں بھی جزا نہ دوں گا۔

پس نیت اور ارادہ ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو ہر فعل اور ہر مقصد میں کامیاب کرتا ہے۔

بقیہ صفحہ ۴

واریت" کی بو آنے لگتی ہے ایک دن میجر حبیب اللہ شاہ نے مجھے یاد کیا ان کے دفتر میں گیا تو ہوم سیکرٹری کا ایک خط دکھایا جس میں سردار گوپال سنگھ قومی سے جھٹکے کے تنازعہ کا ذکر تھا اور اس امر کی ہدایت کی گئی تھی کہ "اذان دینے سے ٹیررسٹ وارڈ کے قیدیوں میں جو بدمزگی پیدا ہوئی ہے اس پر قابو پایا جائے" میں نے اور میجر حبیب اللہ شاہ نے اس خط سے جو مطلب اخذ کیا تھا یہ تھا کہ اذان دینے کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ بہر حال یہ خط داخل دفتر ہو گیا۔ میجر حبیب اللہ شاہ نے بھی کوئی توجہ نہ دی۔ نہ ہم نے غور کیا۔ لاہور کا ڈپٹی کمشنر ہینڈرسن تھا۔ اس نے ایک دن اس سوال پر کوئی ناگوار بات کہی۔ میجر صاحب کو غصہ آگیا فوراً ٹوکا اور کہا آپ اذان اور قرآن کے بارے میں محتاط رہیں میں نہیں روک سکتا۔ میجر صاحب ہینڈرسن سے الجھ پڑے۔ ایک دفعہ پہلے بھی ہینڈرسن نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بے ادبی سے لیا تو اس سے الجھے تھے۔ تمام جیل میں ان کی حمیت کا چرچا تھا۔

(پس دیوار زندان صفحہ ۳۰۹)
(از ہفت روزہ لاہور۔
۱۴۔ مئی ۱۹۹۴ء ص ۵ تا ۷)

"جماعت احمدیہ کے جتنے فکر رکھنے والے، جتنے دل رکھنے والے صاحب نظر لوگ ہیں ان سب سے میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ اپنی صلاحیتوں کو استعمال کریں"۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ہماری تاریخ

حضرت امام جماعت الاول (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) سرسید مرحوم بانی مدرسہ علی گڑھ کی قومی خدمات کے معترف تھے اور اس سلسلے میں ہمیشہ ان کی امداد فرماتے رہتے تھے مگر ان کے مذہبی معتقدات سے آپ کو اختلاف تھا۔ جس کا آپ برملا اظہار فرمادیا کرتے تھے۔ "بدر" میں ایک نواب صاحب کے نام آپ کا ایک خط چھپا تھا جس سے آپ کے ان تعلقات پر کسی قدر روشنی پڑتی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:-

مجھ خاکسار کی (سر) سید سے خط و کتابت رہی ہے۔ میں نے ان کو ایک بار کسی تقریب پر عرض کیا تھا۔ جاہل علم پڑھ کر عالم بنتا ہے اور عالم ترقی کر کے حکیم ہو جاتا ہے۔ حکیم ترقی کرتے کرتے صوفی بن جاتا ہے۔ مگر جب صوفی ترقی کرتا ہے تو کیا بنتا ہے۔ قابل غور ہے۔ جس کے جواب میں سرسید نے لکھا کہ وہ نورالدین بنتا ہے۔

مجھے آپ نے دو لاکھ کے جمع کرنے کی ترغیب فرمائی ہے۔ آپ نواب رئیس اعظم ہونہار نوجوان لاکھوں جمع کرنے والوں کے فدائی۔ ذرا مجھ غریب کی سنئے قرآن کریم فرماتا ہے۔ ہر قریہ میں بڑوں کو مجرم بنایا اور فرماتا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ قرآن مجید کسی بڑے آدمی پر کیوں نہ نازل ہوا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے علم و فضل بخشا ہے۔ اور مال کو اللہ تعالیٰ نے خیر و فضل فرمایا ہے۔ ابوالحنفاء نے دعا سکھائی ہے۔ اور ہم مانتے ہیں گو سرسید دعا کا نتیجہ حصول مراد نہیں مانتے تھے۔ مگر میں بر خلاف ان کے دعا کو سبب حصول مرادات مانتا ہوں۔ ایک پیسہ جمع کرنا بھی ناپسند کرتا ہوں اور یہ واقعہ ہے کہ پھر بایں آپ کے سرسید بھی میری عزت کرتے تھے اور بہت کرتے تھے۔ محسن الملک اور ان کے بازو بھی عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ آپ کسی امام و مصنف کا نام اسلام میں بتا سکتے ہیں جس نے ان روپوں کے ذریعے اسلام کو دنیا میں پھیلایا ہو۔

لائبریری کا عالی جاہ آپ کو شوق ہے مگر ہندوستان میں صرف میری لائبریری ہے جس سے سرسید احمد خان اور مولانا شبلی نے بھی بحمد اللہ ضرور فائدہ اٹھایا ہوگا۔ یا یہ ایک تو دنیا سے چل بسے۔ دوسرے موجود ہیں آپ ان سے دریافت فرما سکتے ہیں۔ آپ کو کون بتائے کہ پراگندہ روزی پراگندہ دل اور

شب چوں عقدے نماز می بندم
چہ خورد بامداد فرزندم

بالعموم صحیح ہیں۔
نورالدین ۲۲مارچ ۱۹۰۹ء
حیات نور صفحہ ۲۱۸

دین کو دنیا پر مقدم کرنا

حضرت امام جماعت الاول نے ۲۰ مارچ ۱۹۰۸ء کو خطبہ کے دوران دیگر امور کے علاوہ فرمایا:-

پھر اس بات کا اعتقاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی کامل رضامندی اور خوشنودی کے حصول کا ذریعہ صرف کتب الٰہی اور انبیاء ہیں۔ خدا کے مقدس رسولوں کی پاک تعلیم اور کتب الٰہیہ کی سچی پیروی کے سوا خدا کی رضامندی ممکن ہی نہیں۔ خدا کی پہچان اور اس کی ذات صفات اور اسماء کا پتہ خدا کی کتابوں اور اس کے رسولوں کے بغیر لگ ہی نہیں سکتا۔ خدا کے اوامر و نواہی اور عبادت و فرمانبرداری کے احکام معلوم کرنے کا ذریعہ کتب الٰہیہ ہی ہیں۔ جو خدا کے پاک رسولوں کے ذریعہ ہم تک پہنچی ہیں۔

غرض انسان کے عقائد درست ہوں تو فروعات خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ انسان کو لازم ہے کہ اصل الاصول پر توجہ کرے۔ فروعات تو ضمنی امور ہیں۔ اور اصول کے مطابق غور کر کے دیکھو کہ جس انجمن جس کمیٹی اور سوسائٹی نے صرف فروعات میں کوشش کی ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوئی۔ دیکھو اگر جڑ ہی خشک ہو تو پتوں کو پانی میں تر کرنے سے کیا فائدہ۔ جڑ سیراب ہونی چاہئے۔ درخت مع اپنی تمام شاخوں اور پتوں کے خود بخود سرسبز و شاداب ہو جاوے گا۔ اور ہرا بھرا نظر آنے لگے گا ورنہ اگر جڑ ہی قائم نہیں تو پتوں اور شاخوں کو خواہ پانی ہی میں کیوں نہ رکھو وہ ہرگز ہرگز ہری بھری نہ ہوگی۔ بلکہ دن بدن خشک ہوتی جاویں گی۔ پس تم عقائد کی طرف توجہ کرو۔ دیکھو امام صاحب کے دل میں جماعت کی خیر خواہی اور بہتری کے ہزاروں ہزار خیالات بھرے ہیں۔ ساٹھ یا ستر کے قریب کتب موجود ہیں مگر سامنے جو بات پیش کی ہے وہ صرف ایک مختصر مگر پر معانی چھوٹی سی بات ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ حضرت امام نے بھی اسی قرآنی اصول کو ہاتھ میں رکھ کر یہ مختصر سا فقرہ تمہارے سامنے رکھا ہے اگر اصل قوی ہاتھ میں آ جاوے تو فروعات خود سنور جاتے ہیں۔ اور انسان ہر

باقی صفحہ ۷ پر

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاری ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۵۴۶ میں فواد احمد ولد بشیر احمد صاحب قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چکلالہ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فواد احمد مکان نمبر ۲۴ ریلوے سکیم نمبر ۳ چکلالہ ضلع راولپنڈی گواہ شد نمبر ۱ انس احمد مکان نمبر ۷ گلی نمبر ۴ چمن زار کالونی راولپنڈی گواہ شد نمبر ۲ محمد محمود ثانی جہانگیر روڈ راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۹۵۴۷ میں ملک مظفر خان جوئیہ ولد محمد خان قوم جوئیہ پیشہ زمینداری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۵۳ء ساکن چک نمبر ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۵-۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) رہائشی احاطہ برقبہ ۴ کنال ۵ مرلہ اس میں ۲ کنال میں مکان مالیتی تین لاکھ (۲) زرعی زمین ۳۱۴ کنال واقع چک ۱۵۲ شمالی اور ۴/۱-۳۸ کنال واقع ٹھٹھہ جوئیہ مالیتی اندازاً ۲۰ لاکھ روپے (۳) مکان برقبہ ۱۵ مرلہ واقع دارالنصر شرقی ربوہ مالیتی ایک لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ =/۷۰۰۰۰ روپے سالانہ از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک مظفر خان جوئیہ چک ۱۵۲ شمالی ڈاکخانہ خاص براستہ سلانوالی ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر ۱ سردار شفیق الرحمٰن وصیت نمبر ۲۶۳۳۳ گواہ شد نمبر ۲ ملک ظفراللہ وصیت نمبر ۲۵۹۵۸ پسر موصی۔

بقیہ صفحہ ۳

دوران پیش آیا۔

دسمبر ۱۸۹۶ء میں لاہور شہر میں مشہور جلسہ مذاہب عالم منعقد ہوا جس میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شہرہ آفاق تصنیف "........اصول کی فلاسفی" کا مضمون حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے پڑھ کر سنایا۔ یہ جلسہ اسلامیہ کالج واقعہ اندرون شیرانوالہ دروازہ کے وسیع ہال میں منعقد ہوا۔

۲۶، ۲۷، ۲۸۔ دسمبر ۱۸۹۶ء کی تاریخیں اس جلسہ کے لئے مقرر کی گئی تھیں۔ حضرت بانی سلسلہ نے ایک اشتہار کے ذریعہ جلسہ سے قبل ہی خدائی خبر شائع فرما دی تھی کہ "یہ مضمون سب سے بالا رہیگا"۔ چنانچہ اس پر معارف اور معرکۃ الآراء مضمون کی خاطر ایک دن جلسہ کا بڑھانا پڑا آپ کا مضمون اس قدر دلچسپ اور پر معارف تھا کہ جلسہ کے صدر جو کہ ایک ہندو معزز تھے، کی زبان سے یہ بے اختیار فقرہ نکلا "یہ مضمون تمام مضمونوں سے بالا رہا" یہ فقرہ اس نے مضمون کے اختتام پر اپنے تاثرات دیتے ہوئے کہا۔ ہندوستان کے مختلف اخبارات جن میں سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور، جنرل وگوہر آصفی کلکتہ وغیرہ شامل ہیں نے اس مضمون کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔

۱۹۰۴ء میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ لاہور تشریف لائے حضرت کی آمد کی خبر شہر میں بجلی کی طرح پھیل گئی اور لاہور سٹیشن پر ہندو مسلمان اور انگریزوں کا اس قدر مجمع تھا کہ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ اس دورہ میں حضرت صاحب کا قیام میاں معراج الدین صاحب عمر کے مکان واقعہ بیرون دہلی دروازہ تھا۔ جب حضرت صاحب لاہور تشریف لائے تو چند نوجوانوں نے مشورہ کیا کہ دوسری قوموں کے بڑے بڑے لیڈر جب یہاں آتے ہیں تو ان کی قوموں کے نوجوان گھوڑوں کی بجائے خود ان کی گاڑی کھینچتے ہیں اور ہمیں ایسا جلیل القدر لیڈر میسر ہے جن کے سامنے دنیاوی بادشاہ کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ آج ہم بھی گھوڑوں کی بجائے خود گاڑی کھینچیں گے چنانچہ کوچوان کو کہا گیا کہ گھوڑے الگ کردو۔ جب حضرت صاحب سٹیشن سے باہر تشریف لائے تو گاڑی کو دیکھ کر فرمایا گھوڑے کہاں ہیں۔ ہم نے کہا حضرت صاحب دوسری قوموں کے لیڈر آتے ہیں تو ان کی قوم کے نوجوان ان کی گاڑی کھینچتے ہیں آج حضرت صاحب کی گاڑی کھینچنے کا شرف ہم حاصل کریں گے۔ حضرت نے یہ بات سن کر فرمایا "فوراً گھوڑے جوتو۔ ہم انسان کو حیوان بنانے کے لئے دنیا میں نہیں آئے۔ ہم تو حیوان کو انسان بنانے کے لئے آئے ہیں۔"

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مشہور و معروف لیکچر موسوم بہ لیکچر لاہور ۳۔ دسمبر ۱۹۰۴ء کو اس منڈوہ (پبلک ہال) میں ہوا جو مزار حضرت داتا گنج بخش کے عقب میں تھا اور اس وقت یہ میلارام کا منڈوہ کہلاتا تھا۔ (اب اس جگہ منڈوہ میلارام نہیں ہے بلکہ بازار بن چکا ہے) لیکچر کے آغاز سے قبل ہی سارا ہال بھر گیا مخالفین لوگوں کو منع کرتے رہے لیکن مخلوق اسی قدر زیادہ امڈتی جاتی رہی۔ لیکچر صبح ساڑھے چھ بجے شروع ہوا حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے ہزارہا مجمع میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی موجودگی میں یہ لیکچر پڑھ کر سنایا۔ لوگوں کے اصرار پر لیکچر کے بعد حضرت صاحب نے بھی چند کلمات کہے پبلک کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ مذہبی اختلافات کو آپس کی عداوت و ایذارسانی کی وجہ نہ بنائیں، اپنے اندر وسعت قلبی پیدا کریں، اختلاف کریں لیکن نیک نیتی کے ساتھ اور کینہ کو درمیان میں نہ لائیں۔

مضمون کے آخر پر حضرت صاحب کے آخری سفر لاہور کا مختصر تذکرہ کروں گا۔ حضرت صاحب ۲۷۔ اپریل ۱۹۰۸ء کو قادیان سے لاہور کے لئے روانہ ہوئے۔ بٹالہ میں ریزرو گاڑی کا انتظام نہ ہو سکا اس لئے دو دن بٹالہ میں ہی قیام فرمایا۔ لاہور میں آپ نے خواجہ کمال الدین صاحب کے گھر میں قیام کرکے اسے مرجع خلائق بنا دیا احمدی و غیراز جماعت کی ایک کثیر تعداد آپ کی زیارت کے لئے آنے لگی چونکہ قیام لاہور لمبا ہو گیا اس لئے حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب کو لاہور بلوالیا۔ اخبار بدر بھی لاہور عارضی طور پر آگیا تا تازہ بتازہ خبروں سے احباب جماعت کو آگاہ کیا جا سکے۔

۹۔ مئی ۱۹۰۸ء کو الٰہی اشارہ ہوا کہ "کوچ اور پھر کوچ۔ اللہ تعالیٰ سارا بوجھ خود اٹھالے گا۔" اس میں وصال کی طرف اشارہ تھا اس کو ظاہری طور پر پورا کرنے کے لئے آپ نے اپنی رہائش گاہ تبدیل کرلی اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان میں منتقل ہو گئے۔

کئی اہم شخصیات نے اس سفر میں حضرت صاحب سے ملاقاتیں کیں جن میں برطانیہ کے مشہور سیاح اور ہیئت دان پروفیسر کلیمنٹ ریگ بھی تھے جو اپنی بیگم صاحبہ کے ہمراہ حضرت صاحب سے ملنے آئے اور اپنے سوالات کے تسلی بخش جوابات سن کر گئے۔ دوسری شخصیت بیرسٹر میاں فضل حسین صاحب کی تھی جو بعد میں سر فضل حسین کہلائے اور کئی سال تک گورنمنٹ آف انڈیا کے جلیل القدر عہدوں پر فائز رہے۔ انہوں نے بھی حضرت اقدس سے مختلف قسم کے سوالات کئے جن کے حضرت صاحب نے تسلی بخش جوابات دیئے۔

۱۶۔ مئی کی رات حضرت صاحب کو "مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار" یعنی ناپائیدار عمر پر بھروسہ نہ کر کا الٰہی اشارہ ہوا جس سے وفات کے قریب وقت کا پتہ چلتا ہے۔ لیکن حضرت صاحب بڑی بشاشت کے ساتھ اپنے کاموں میں مصروف رہے۔ ۱۷۔ مئی کو حضرت صاحب نے روٴسائے لاہور کو دعوت طعام پر بلایا اور دو گھنٹے کی مسلسل تقریر کھانے سے قبل کی۔

روٴسا کی دعوت طعام میں محدود طبقے نے شرکت کی تھی اور آپ کی تقریر سے چند لوگوں نے استفادہ کیا تھا اس لئے پبلک لیکچر کی تجویز آئی جو حضرت صاحب نے منظور فرمائی اور اس لیکچر کی تیاری شروع کردی آپ نے اس کا موضوع "پیغام صلح" رکھا۔ اس مضمون کے ذریعہ حضرت صاحب چاہتے تھے کہ ہندوستان کی دو بڑی قوموں ہندوؤں اور مسلمانوں میں صلح ہو جائے اس بارے میں بعض تجاویز بھی حضرت صاحب نے اس مضمون میں بیان فرمائیں۔ اس مضمون کو سنائے جانے کا ابھی موقع ہی نہیں آیا تھا کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ حضرت صاحب کے وصال کے بعد یہ لیکچر ۲۱۔ جون ۱۹۰۸ء کو یونیورسٹی ہال میں ایک بڑے مجمع کے سامنے خواجہ کمال الدین صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

۲۵۔ مئی کو عصر کے بعد حضرت صاحب نے ایک مختصر سی تقریر فرمائی جو آپ کی آخری تقریر ثابت ہوئی۔ اسی دن آپ نے سیر بھی فرمائی اور رات آپ کی طبیعت خراب ہوئی اور ۲۶۔ مئی ۱۹۰۸ء صبح ساڑھے دس بجے آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کرکے اپنے خالق حقیقی سے جا ملی۔ آپ کی وفات ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان کی بالائی منزل کے کمرہ میں ہوئی وفات کے وقت آپ کی عمر قمری لحاظ سے ۷۶ برس اور شمسی لحاظ سے ۷۴ برس تھی۔

آپ کے جسد کو غسل وغیرہ دینے کے بعد نیچے صحن میں لایا گیا جہاں آپ کی پہلی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ یہ نماز جنازہ حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب نے پڑھائی۔ گویا حضرت اقدس کی پہلی نماز جنازہ لاہور شہر میں ادا کی گئی۔ آپ کا جسد خاکی بذریعہ ٹرین ۲۶۔ مئی کی شام کو لاہور سے بٹالہ سٹیشن تک لے جایا گیا بٹالہ سے خدام احمدیت نے آپ کے جسد اطہر کو کندھوں پر اٹھا کر پیدل ۱۱ میل کا سفر طے کر کے قادیان پہنچایا اور ۲۷۔ مئی کو حضرت حکیم مولانا نورالدین امام جماعت احمدیہ الاول جن کو بالاتفاق حضرت بانی سلسلہ کا پہلا جانشین چن لیا گیا تھا نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور اسی دن شام کو بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کی تدفین ہوئی۔

وفاقی بجٹ ۱۹۹۴ء

وفاقی بجٹ ۱۹۹۴ء کا اعلان جمعرات ۹- جون کو قومی اسمبلی میں خزانہ کے وزیر مملکت مخدوم شہاب الدین نے کیا۔

اس بجٹ میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں ۳۵ فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ گیس کے نرخ بڑھا دئے گئے ہیں اور ۲۷۷- اشیاء پر سیلز ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ قدرتی گیس کی پیداواری صلاحیت پر ایکسائز ڈیوٹی میں سو فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ گیس کی قیمت میں گھریلو صارفین کے لئے ۶ اور صنعتی صارفین کے لئے ۸ فیصد اضافہ ہوگا۔ صوبائی زکوٰۃ کونسلیں ختم کر دی گئی ہیں۔ اب چیف ایڈ منسٹریٹروں کی تقرری اور زکوٰۃ کی تقسیم مرکزی حکومت کرے گی۔ زکوٰۃ کے غلط استعمال پر فوجداری مقدمات بنیں گے۔ جو بیوائیں فیملی پنشن پا رہی تھیں ان کا ختم ہونے والا حصہ بحال کر دیا جائے گا۔ زیر کفالت معذور اور اپاہج بچوں کو تمام زندگی کے لئے فیملی پنشن ملے گی۔ مسلح افواج کے معذور افراد کے نگہبانوں کو ایک ہزار کی بجائے اب ۱۵ سو روپے ملیں گے۔

مجوزہ بجٹ کا ایک اہم فیصلہ جس کے بارے میں تاجر برادری عرصہ دراز سے مطالبہ کر رہی تھی یہ ہے کہ پاکستانی روپیہ کو یکم جولائی سے کلی طور پر قابل تبادلہ بنا دیا گیا ہے۔ درآمدی لائسنس فیس اور غیر ملکی زرمبادلہ کی فروخت پر ودہولڈنگ ٹیکس بھی ختم کر دیا گیا ہے۔ نجی شعبہ میں بیمہ زندگی کے کاروبار کی اجازت دے دی گئی ہے۔ اب غیر ملکی کمپنیاں بھی بیمہ کا کاروبار کر سکیں گی۔ ایکسائز ڈیوٹی کی شرح وزن یا مقدار کی بجائے قیمت پر لگے گی۔ سیمنٹ پر ڈیوٹی کی شرح قیمت کا ۲۵ فیصد مقرر کر دی گئی ہے۔ سگریٹوں میں نکوٹین کی مقدار کم رکھنے کے لئے اقدامات کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ہوائی سفر پر ڈیوٹی کی شرح میں ۱۰ فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے۔

حکومت نے سرکاری ملازمین کی جو تنخواہیں بڑھائیں ہیں اس کے بارے میں یہ طے کیا گیا ہے کہ پہلے مرحلہ میں سکیل نمبر ا سے لیکر سکیل نمبر ۱۶ تک کی تنخواہوں میں ۳۵ فیصد اضافہ کر دیا جائے گا۔ اور سکیل ۱۷ سے ۲۲ تک کے لئے پہلے مرحلے میں ۲۰ فیصد اور اور اگلے سال دوسرے مرحلے میں ۱۵ فیصد اضافہ کیا جائے گا۔ مسلح افواج کی ریٹائرمنٹ کی عمر میں دو سال کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ مسلح افواج کے سب عہدوں کے لئے یکساں ۳۵ فیصد اضافہ اسی سال کر دیا جائے گا۔

بجٹ کے مطابق ترقیاتی پروگراموں پر ۹۰- ارب روپے خرچ ہونگے۔ پانی بجلی اور تعلیم کے لئے فنڈز بڑھا دئے گئے ہیں پیپلز پروگرام کے لئے ۳- ارب اور دیہی علاقوں میں سڑکوں اور مثالی دیہات کی تعمیر پر ۶۴ کروڑ روپے خرچ ہونگے۔ صوبوں کو سوشل ایکشن پروگرام کے لئے ۱۰- ارب روپے ملیں گے۔

یکم جولائی سے کسان بینک سکیم شروع کرنے کا اعلان کیا گیا ہے اس کی شاخیں ملک بھر میں قائم کی جائیں گی۔ اس کا مقصد چھوٹے کسانوں کی حالت بہتر بنانا ہے۔

وزارت اطلاعات و نشریات کے لئے مختص رقم دگنا کر دی گئی ہے۔

سال ۹۵-۱۹۹۴ء میں کھیلوں کے لئے ۲ کروڑ ۳۵ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں اس میں سے ۹۰ لاکھ روپے گوجرہ میں آسٹروٹرف بچھانے پر خرچ ہونگے۔ عورتوں کی کھیلوں کے لئے ۵ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔

وفاقی ٹیکسوں سے صوبوں کو ۹۴- ارب ۲۰ کروڑ روپے ملیں گے۔ صوبوں کے ترقیاتی فنڈز بڑھا کر ۲۵- ارب کر دیئے گئے ہیں ان میں سے پنجاب کو ۱۰- ارب سندھ کو ۷- ارب، سرحد کو ۳ اور بلوچستان کو تین ارب روپے ملیں گے۔

ترقیاتی بجٹ میں زراعت کے لئے سال گزشتہ کے ۷۱ کروڑ روپے سے بڑھا کر ایک ارب ۵ کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ تاہم کھاد کے لئے سبسڈی ۱۴- کروڑ سے کم کر کے ۷ کروڑ ۸۰ لاکھ کر دی گئی ہے۔

بجٹ میں پنجاب کے لئے ایک ارب روپے کی خصوصی گرانٹ ختم کر دی گئی ہے جو این ایف سی ایوارڈ کے تحت پنجاب کو دی گئی تھی۔ جبکہ صوبہ سندھ کے لئے ۷۰ کروڑ روپے کی گرانٹ برقرار رکھی گئی ہے۔ سندھ کے دیہی علاقوں کے لئے خصوصی ترقیاتی پروگرام سے ۲- ارب ۵۰ کروڑ روپے دیئے گئے ہیں۔

بجٹ تقریر میں بتایا گیا کہ ایک خصوصی پروگرام کے تحت ۳۳ ہزار ویلج ہیلتھ ورکرز فراہم کئے جائیں گے۔ اس کا مقصد دیہی خواتین اور بچوں کو بہتر طبی سہولتیں مہیا کرنا ہے۔

سال ۹۵-۱۹۹۴ء میں نج کاری سے حکومت کو ۵- ارب روپے حاصل ہونگے۔ سال گذشتہ میں یہ رقم ۳- ارب روپے تھی۔

بجٹ کے اعلان کے مطابق فریج اور اندرون ملک ہوائی سفر مہنگا ہو گیا۔ چھوٹے ہوٹلوں پر ایکسائز ڈیوٹی معاف کر دی گئی۔ مصنوعی دھاگے پر ۳ فیصد، بسوں اور ٹرکوں کے ٹائروں پر ۵ فیصد ڈیوٹی اور کیٹرنگ کے کاروبار پر ۵ فیصد ایکسائز ڈیوٹی نافذ کر دی گئی۔ بلب مہنگا ہو گیا۔ ٹیوب لائٹ کی قیمت نہیں بڑھے گی۔

جو چیزیں سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ ہونگی ان میں گوشت کپڑے دھونے کے صابن، انڈے، ڈبل روٹی، خوردنی تیل، وینڈر آئس کریم، ہوائی چپل، کوراکپڑا، ادویات، قرآن مجید کی تلاوت والے آڈیو کیسٹ، حفظان صحت کی اشیاء، کھاد، کیڑے مار ادویات اور خام تیل سے بنی ہوئی اشیاء شامل ہیں۔

بینک ڈرافٹس، پے آرڈر، ٹیلی گرافک ٹرانسفرز اور سپیشل ڈیپازٹ کے ذریعے ادائیگیوں پر ۲۰ فیصد ٹیکس ہوگا۔ فروٹ پراسیسنگ اور کھلونوں کی صنعتیں آمدنی ٹیکس سے ۵ سال کے لئے مستثنیٰ ہونگی۔ ۶۵ برس سے زائد عمر کے ٹیکس گذاروں کے لئے رعایت کا اعلان کیا گیا ہے۔

حکومت نے تازہ بجٹ میں زرعی جائیداد پر دولت ٹیکس لگانے کا اعلان کیا ہے۔

پولیس اور شہری مسلح دستوں پر ۴- ارب ۸۴ کروڑ روپے، امن و امان پر ۵- ارب روپے اور انصاف اور قانونی عدالتوں پر ایک ارب ۵۲ کروڑ روپے خرچ آئے گا۔

اس سال کے بجٹ میں کوآپریٹو اور تاج کمپنی کے متاثرین کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی گئی۔

نئے بجٹ میں وزیر اعظم سیکرٹریٹ کا خرچہ کم کر دیا گیا ہے۔ امسال ۱۴ کروڑ ۴۰ لاکھ ۲۲ ہزار روپے رکھے گئے ہیں جبکہ گذشتہ سال یہ رقم ۱۵ کروڑ ۷۳ لاکھ ۲۰ ہزار روپے تھی۔

موجودہ بجٹ میں دوست ممالک کو ۳- ارب ۴۵ کروڑ ۶۰ لاکھ روپے کے قرضے دئے جائیں گے۔

بجٹ میں الیکشن کمیشن کے اخراجات میں ۶۰ کروڑ روپے سے زائد کی کمی کر دی گئی ہے۔ سپریم کورٹ اور وفاقی محتسب کے اخراجات میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

بقیہ صفحہ ۵

قسم کی نادانی جہالت گناہ اور بدکاری سے مضائقہ کرنے لگ جاتا ہے۔ ہر کام میں سوچے گا کہ آیا میں دین کو مقدم کر رہا ہوں یا دنیا کو۔ حکام کے سامنے مقدمات میں بڑے بڑے گھبرا دینے والے مصائب ہیں شادی میں، غم میں، رواج میں، خویش و اقارب میں، دوستی میں، دشمنی میں، لین میں، دین میں غرض اپنے کل کاموں میں دیکھنا پڑے گا کہ آیا میں دنیا کو دین پر تو مقدم نہیں کر رہا تو اس طرح سے ہر بدی دور ہو جاوے گی اور دین مقدم جاوے گا جو سراسر رشد اور سرتاپا نور ہے۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم مبشر احمد ملک صاحب بابت ترکہ مکرم انور احمد ملک صاحب)

مکرم مبشر احمد ملک صاحب ۴۶۳- سی پی برار سوسائٹی بلک نمبر ۸-۷ کراچی نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے والد مکرم انور احمد ملک صاحب ولد محمد اسماعیل صاحب ملک .قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام دو قطعات نمبر ۱۶/۱۲-۱۵ برقبہ ایک کنال (فی قطعہ ۱۰ مرلے) دار العلوم شرقی ربوہ میں واقع ہیں۔ انہوں نے یہ قطعات اپنی والدہ محترمہ بشیرہ ملک صاحبہ بیوہ مکرم انور احمد ملک کے نام منتقل کئے جانے کی درخواست دی ہے۔ بقول ان کے دیگر ورثاء کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱- مکرمہ بشیرہ ملک صاحبہ (بیوہ)
۲- مکرم اسلم احمد ملک صاحب (بیٹا)
۳- مکرم مبشر احمد ملک صاحب (بیٹا)
۴- ڈاکٹر فوزیہ کریم صاحبہ (بیٹی)
۵- مکرمہ شازیہ ملک صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔
(ناظم دار القضاء- ربوہ)

قد کا بڑھنا اور جسمانی نشوونما ممکن ہے

اگرچہ قد و قامت کا انحصار خوراک آب و ہوا اور خاندانی قد و قامت پر ہے تاہم قد کے چھوٹا رہنے کی ایک اہم وجہ نشوونما والے ہارمونز پیدا کرنے والے غدودوں کے فعل میں خرابی بھی ہے۔ مؤثر ہومیوپیتھک ادویات سے بفضلہ تعالیٰ ان خرابیوں کو دور کر کے جسم کی قدرتی نشوونما کو برقرار کیا جا سکتا ہے۔ قد بڑھنے کی عمر لڑکوں میں تقریباً ۱۹ سال تک اور لڑکیوں میں تقریباً ۱۷ سال تک ہے لہذا چھوٹے قد کا علاج اطفال کی عمر میں ہی زیادہ مفید اور مؤثر ہے۔

چھوٹا قد کورس: قیمت -/125 چھوٹے قد جسم کی کمزوری اور رکی ہوئی نشوونما کیلئے

علاوہ ازیں صحت کی عمومی بہتری کیلئے مندرجہ ذیل دوائیں مفید ہیں

● ٹانک ڈراپس: قیمت -/40 روپے
اعصاب دماغ اور جسم کی تقویت کیلئے مؤثر ٹانک
● ایپی ٹائزر کیپسولز قیمت -/15 روپے
بھوک بڑھا کر غذا کو جزو بدن بنانے کیلئے
● کمزوری جسم کورس قیمت -/125 روپے
تازہ خون پیدا کر کے وزن بڑھاتا اور صحت و توانائی میں اضافہ کرتا ہے۔

کیمو ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-21128 , 04524-771
فیکس 04524-212299

خبریں

ربوہ : 12- جون-1994ء
گرمی کی شدت میں کمی آچکی ہے۔
کل سے ٹھنڈی ہوائیں چل رہی ہیں۔
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 33 درجے سنٹی گریڈ

○ کروڑوں روپے کے پلاٹوں کی ناجائز الاٹمنٹ کے الزام میں نواز شریف کے خلاف چار مقدمے درج کرکے ان کی گرفتاری کا حکم دیا گیا ہے۔ قومی اسمبلی کے سپیکر سے اس گرفتاری کے لئے اجازت طلب کی جائے گی۔ محکمہ انٹی کرپشن نے ایل ڈی اے کے سابق ڈائریکٹر ریٹائرڈ کرنل غضنفر علی اسسٹنٹ ڈائریکٹر گل رخ اور یونین لیڈر طارق ملک کو گرفتار کرلیا ہے۔ سابق ڈائریکٹر جنرل منظور احمد ملک اور ان کی اہلیہ نورین ملک اور سابق ڈی جی قمر الزمان کی گرفتاریوں کے لئے چھاپے مارے جارہے ہیں۔ سابق ایم پی اے اور سابق وزیر راجہ اشفاق سرور کی گرفتاری کا بھی حکم دیا گیا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ چیف سیکرٹری اور دیگر سرکاری افسروں کے دفاتر اور گھروں کی آرائش کا سلسلہ بند کر دیا گیا ہے۔ پنجاب کے وزیر خزانہ مخدوم الطاف نے پریس کانفرنس میں کہا کہ بڑے گھروں کے مالکان پر ٹیکس میں اضافہ ہوا چھوٹے مکانات پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ پرائمری کی سطح پر انگریزی اساتذہ کا منصوبہ برقرار رہے گا۔

○ وفاقی بجٹ میں مشروبات اور ٹیکسٹائل کی تمام مشینری بائیسکل جہاز ماچس پرزے اسلحہ اور ٹرانسپورٹ پر سیلز ٹیکس عائد کیا گیا ہے۔ درآمدی کوئلہ' ائرکنڈیشنز' بلڈوزر' ڈرائی کلیننگ مشین' فرٹیلائزر پولٹری' پیپر بورڈ پر سیلز ٹیکس کی چھوٹ ختم کردی گئی۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے حکومت کسی دہشت گرد کے سامنے نہیں جھکے گی امن وامان ہر صورت میں برقرار رکھا جائے گا۔ صدر کی صدارت میں کراچی میں امن و امان کی صورت حال پر اعلیٰ سطحی اجلاس میں غور کیا گیا۔ کور کمانڈر سندھ نے محرم الحرام کے لئے کئے گئے اقدامات پر بریفنگ دی۔ صدر نے فوج کے کردار کی تعریف کی۔

○ پاکستان پیپلزپارٹی کے سیکرٹری جنرل اور سینیٹر شیخ رفیق احمد کے بڑے صاحبزادے شیخ توثیق احمد کو ڈاکوؤں نے فائرنگ کرکے ہلاک کردیا۔ ڈاکو فرار ہوگئے۔ ڈاکوؤں نے ان کی فیکٹری لوٹنے کی کوشش کی تو شیخ توثیق نے مزاحمت کی۔

○ مسلم لیگ جونیجو گروپ کے اقبال احمد خان کو اسلامی نظریاتی کونسل کا چیرمین بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے اب وہ سینٹ کے الیکشن سے دستبردار ہو جائیں گے اور ملک حاکمین اب سینٹ کے انتخابات میں پی ڈی ایف کے مشترکہ امیدوار ہوں گے۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ وفاقی بجٹ کے بعد عوام اور دوکاندار دونوں سناٹے میں ہیں۔ اس پر سب متفق ہیں کہ بجٹ سخت ہے مگر ابھی تک یہ بات کسی کی سمجھ میں نہیں آرہی کہ ۲۸۔ ارب روپے کے ٹیکسوں کا بوجھ کن لوگوں پر پڑے گا۔ تاجر اور صنعتکار محتاط رد عمل دے رہے ہیں بازاروں میں سکوت ہے۔

○ ایم کیو ایم نے سندھ اسمبلی کے اجلاس کا بائیکاٹ کردیا۔ فی الحال چار روز تک اجلاس میں شریک نہیں ہوں گے۔ آئندہ عمل کا فیصلہ ایک دو روز میں کیا جائے گا۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ زراعت پر ویلتھ ٹیکس کے نفاذ کے بعد اب زرعی ٹیکس کا کوئی جواز نہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ میری تجویز پر اپوزیشن نے بجٹ اجلاس کا بائیکاٹ کردیا۔

○ ایوان ہائے صنعت، تجارت پاکستان کی فیڈریشن کے صدر ایس ایم منیر نے آئندہ سال کے لئے وفاقی بجٹ کو انتہائی پیچیدہ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اب کم وبیش تمام اشیاء کی قیمتیں بڑھنے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔

○ وزیر خزانہ پنجاب نے کہا ہے کہ جولائی میں ملازمتوں کی بھرتی پر سے پابندی اٹھالی جائے گی۔ صرف محکمہ تعلیم میں قریباً ۴۳ ہزار آسامیاں خالی ہیں۔ انگریزی اساتذہ کی بھرتی پر سے بھی پابندی ختم کی جائے گی۔

○ ڈیرہ غازی خان میں نواز شریف کی آمد پر لغاری قبیلہ کی طرف سے قبائلی لشکر بنانے کی اطلاع کے بعد علاقے میں کشیدگی پھیل گئی ہے۔ نواز شریف کے قافلہ کی حفاظت کو یقینی بنانے کے انتظامات کئے جارہے ہیں۔

○ وزیر خزانہ پنجاب مخدوم الطاف نے کہا ہے کہ صدر کی اراضی پر ہلہ بولنے کے لئے نواز شریف کا اعلان دہشت گردی ہے۔ اپنی زمین فروخت کرنا ہر پاکستانی کا آئینی و قانونی حق ہے یہ ایسی بات نہیں جسے دوسروں پر گند اچھالنے کا بہانہ بنایا جائے۔

○ ملک بھر میں بارش ہونے سے شدید گرمی ختم ہو گئی ہے۔ محکمہ موسمیات نے کہا ہے کہ ۴ جولائی سے برسات شروع ہو جائے گی

○ سابق وزیر خزانہ اور مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل سینیٹر سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ بجٹ سے مہنگائی کا سیلاب آجائے گا بجلی اور کھاد کی قیمتیں بڑھ جائیں گی۔

○ پنجاب کے وزیر ریاض فتیانہ نے کہا ہے کہ بدعنوانی کرنے والے کسی بھی وی آئی پی کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ چور کی چوری ایک دن میں پکڑی جاتی ہے مگر یہاں تو ۱۴ سال ظلم ہوتا رہا ہے قبضہ گروپ کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

○ کراچی کے ۱۴ علاقوں میں فائرنگ کے واقعات سے ۹۔ افراد ہلاک ہوگئے۔

○ نواز شریف کے خلاف مقدمات کی قانونی اور آئینی حیثیت کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا جائے گا۔ عدالت عالیہ میں دائر کی جانے والی اس درخواست میں بھٹو اور بے نظیر کے علاوہ منظور وٹو کی جانب سے بھی بعض پلاٹوں کی الاٹمنٹ کو بھی بنیاد بنایا جائے گا۔

○ نائیجریا میں ایک سال قبل کالعدم قرار دیئے جانے والے انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے والے مسٹر مشہود ابیولا نے فوجی حکومت کی مزاحمت کے باوجود خود کو ملک کا صدر قرار دینے کا اعلان کردیا ہے۔ اس سے قبل حکومت نے انہیں گھر میں نظر بند کر دیا تھا۔ انہیں حکومت نے مفرور بھی قرار دے دیا تھا۔

○ کابل میں راکٹوں اور مارٹر گولوں کی بمباری سے ٦۔ افراد ہلاک اور ۲۵ زخمی ہو گئے یہ گولہ باری حکمت یار اور عبدالرشید دوستم کی فوجوں نے کی۔ گولہ باری سے کئی مکانات تباہ ہو گئے۔

○ بھارت کے وزیر اعظم مسٹر نرسیمارا ؤ نے کہا ہے کہ بھارت مغربی ملکوں کے دباؤ کے تحت ایٹمی ہتھیار تیار کرنے کا ارادہ ترک نہیں کرے گا۔ اور نہ ہی کسی دباؤ کے تحت اپنی ایٹمی تنصیبات کا معائنہ کرائے گا۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مایوس اپوزیشن صدر کو منصوبے کے تحت نشانہ بنا رہی ہے۔ ان الزامات کو جھوٹا ثابت کرنے کے بعد اپوزیشن کے کسی الزام کا جواب نہیں دیں گے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ ۲۷۷۔ اشیاء پر سیلز ٹیکس عام آدمی کی زندگی اجیرن کر دے گا۔ انہوں نے کہا کہ وقت سے پہلے بجٹ کے اعداد و شمار شائع ہو جانا حکومت کی نااہلی ہے۔

○ مرتضیٰ بھٹو نے پگڑی باندھ کر اپنے خاندان کی قیادت سنبھال لی ہے بی بی سی نے کہا ہے کہ ۱۷ برس کے بعد لاڑکانہ جانے پر مرتضیٰ کا توقع سے زیادہ لوگوں نے استقبال کیا۔ تاہم بی بی سی نے کہا کہ اس استقبال کو کوئی تاریخی استقبال نہیں کہا جا سکتا۔

○ خلیجی جنگ کے سکریپ سے مزید ۱۲۴۔ بم برآمد ہوئے ہیں۔ راکٹ لانچر بھی ملے ہیں۔ سوال کیا جارہا ہے کہ کیا یہ مواد تخریب کاری کے لئے لایا گیا تھا؟

ضروری اعلان

○ مکرم محمد احمد مظفر علوی (علوی میڈیکل سنٹر اوکاڑہ) کو ادارہ الفضل کی جانب سے نمائندہ الفضل مقرر کیا جا رہا ہے۔ تمام عہدیداران کرام جماعت احمدیہ پاکستان سے اس سلسلہ میں ادارہ کی جانب سے تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔ ان کے ذمہ درج ذیل کاموں کی سرانجام دہی ہوگی۔

۱۔ نئے اشتہارات کی بکنگ۔
۲۔ ان کے ذریعے شائع ہونے والے اشتہارات کے بلوں کی وصولی۔
۳۔ ہر نئے اشتہار پر مکرم امیر صاحب/مکرم مربی صاحب/مکرم صدر صاحب کی تصدیق ہونی ضروری ہے

(مینیجر الفضل)

سکنی پلاٹ برائے فروخت

① قطعہ نمبر ۱/۶ دارالصدر غربی ربوہ میں سے ۹ مرلہ کا کارنر پلاٹ جسکے دونوں طرف ۵۰ فٹ چوڑی سڑکیں ہیں۔
② دوسرا پلاٹ ۲۴½ مرلہ جس کے دونوں طرف ۵۰ فٹ چوڑی سڑکیں ہیں۔
بجلی کا کنکشن منظور شدہ ہے۔ سوئی گیس پائپ لائن دونوں پلاٹس کے دونوں طرف سے گزر رہی ہے کسی وقت بھی کنکشن حاصل کیا جا سکتا ہے۔ زیر زمین میٹھا پانی ہے

خلیل احمد، محمد اکرام c/o مجید احمد چوہدری ۱۱/۱۷ دارالرحمت وسطی ربوہ
فون: 212440

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر

۱۰۔ بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ)
نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون نمبر: ۳۱۴ دفتر: 212320 521

پتہ